باسمہ سبحانہ
قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی سبحان الله
وما انا من المشرکین
میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں
مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے
نہیں ہوں۔
(ترجمہ فرمان)
کتاب مستطاب
اصول الشریعہ
فی
عقائد الشیعہ
از قلم حقیقت رقم
سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین
حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین
ناشر
مکتبہ السبطین
296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہٗ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

"میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں
اور خدا (ہر عیب و نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں"
(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ
فی
عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر
مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہٖ سبحانہٗ

"والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والدِ مرحوم و مغفور کا سایۂ عاطفت صغر سنی میں سر سے اُٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آلِ محمد علیہم السلام والدہ مرحومہ کے ہی حسنِ تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و بضاعت کے مطابق کچھ خدمتِ دینِ مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کرکے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ ان کی رُوحِ پُر فتوح کو ہدیہ کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۶۶ء

کتابت	سید تکین ابن وزیر شیرازی
طباعت	ثنائی پریس سرگودھا
قیمت	150/ روپے
بار	چہارم
اگست ۲۰۰۰ء	

ہم نہ غالی ہیں اور نہ قالی ہیں!

جناب امیر المومنینؑ کا ارشاد واجب الاعتقاد ہے "سیھلك فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذھب بہ البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حالاً النمط الاوسط فالزموہ" یعنی میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک و برباد ہو جائیں گے ایک وہ (نام نہاد) افراط کرنے والا محب۔ جسے (غلط انداز) محبت خلاف حق غلط راستہ پر لے جائے۔ اور دوسرا وہ افراط کرنے والا دشمن جسے میری عداوت غلط راستہ پر چلا دے ... البتہ میرے متعلق سب سے بہتر طریقہ درمیانہ روی اختیار کرنے والوں کا ہے تم اسی طریقہ کو لازم پکڑو۔ (نہج البلاغہ ج ۱ ص ۲۱ طبع مصر) مولائے کائنات کے اس ارشاد اور اس جیسے بیسیوں دوسرے ارشادات کی روشنی میں ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ ہم نہ محب غالی ہیں اور نہ مبغض قالی ہیں۔

نہ غالی ہیں نہ قالی ہیں مگر ہم تو موالی ہیں

دیننا ما دانوا وقولنا ما قالوا۔ جہاں تک غالی نہ ہونے کا تعلق ہے وہ تو عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے ولا یلیق عیہ احل من مخالفینا۔ اور جہاں تک مقصر و قالی نہ ہونے کا تعلق ہے (جس کا الزام مخالف ہمیں دیتے ہیں) اگرچہ اس الزام کا غلط و بے بنیاد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ واضح و عیاں ہے اور محتاج تردید نہیں مگر بامر مجبوری اتمام حجت کے لئے صرف اتنا لکھا جاتا ہے کہ سطور بالا میں مقصر کا مفہوم واضح کیا جا چکا ہے کہ مقصر وہ ہے (۱) جو آل محمدؐ کی امامت و ولایت کا انکار کرے (۲) انکو عام لوگوں کے برابر سمجھے (۳) جو ان کو گنہگار سمجھے اور (۴) جو ان کے مسلمہ فضائل و کمالات کا انکار کرے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی ہم میں نہیں پائی جاتی۔ جہاں تک ان کی ولایت و امامت کا تعلق ہے۔ اس موضوع پر ہم خود بڑی بڑی ضخیم کتابیں شائع کرکے گم گشتگان وادی ضلالت کے لئے چراغ ہدایت روشن کر چکے ہیں۔ اور ولایت کے ضروری ہونے پر خود سطور بالا میں اس قدر لکھا گیا ہے کہ مزید لکھنے کی گنجائش نہیں نیز اس کا ایک معتد بہ حصہ "احسن الفوائد" میں بھی مذکور ہے۔ اور جہاں تک ان بزرگواروں کو عام لوگوں کے برابر سمجھنے کا تعلق ہے ہم کبھی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ برابری تو بجائے خود ہم تو آل محمدؐ کا مقام عمومی سطح سے اس قدر بلند و بالا سمجھتے ہیں کہ امت محمدیہ وغیرہ کے تمام لوگوں کا ان ذوات مقدسہ کے بالمقابل نام لینا بھی ان کی توہین ہے۔ ہم تو ان کو سوائے سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے تمام انبیاءؑ و مرسلینؑ، ملائکہ مقربین اور شہداء اور صدیقین غرضکہ تمام عباد اللہ الصالحین (از سابقین و لاحقین) سے افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ جس پر ہمارے کتب و رسائل اور مضامین شاہد عادل موجود ہیں۔ اور جہاں تک ان کے متعلق گناہ و عصیان کا تعلق ہے ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم عہد سے لے کر لحد تک ان ذوات مقدسہ کو ہر قسم کے گناہ صغیرہ و کبیرہ سے عمداً، سہواً، علماً، جہلاً، خطاءً، نسیاناً معصوم و مطہر جانتے ہیں۔ (ثبوت کے لئے ہمارے کتب و رسائل (اثبات الامامت وغیرہ) موجود ہیں۔ اور جہاں تک ان کے فضائل کا تعلق ہے تو ان کے